ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
[illegible] ۱۹۹۶ء [illegible]

بدعنوانی اور کرپشن کے خلاف

جہاد

وقت کی اہم ضرورت

کرپشن اور بدعنوانی کے الزامات صحیح ثابت ہو جانے پر ایسے لوگوں کو سرعام پھانسی کی سزا دی جانی چاہیے

محمد سالم جامعی

[illegible]

وزارت علیا سے لالو پرساد یادو کا استعفا

کیا مخالفین کو مطمئن کر سکے گا؟

[illegible]

عالم اسلام

سوڈان کی خانہ جنگی کا خاتمہ

اسلام پسندوں کے لئے نیک شگون ثابت ہوگا

[illegible]

افغانستان

امن ہنوز دور است

[illegible]

بقیہ: لالو یادو کا استعفا

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الوداع — ڈاکٹر شنکر دیال شرما

۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء کو ڈاکٹر شنکر دیال شرما اپنے عہدۂ صدارت کی پانچ سالہ مدت انتہائی احترام و وقار کے ساتھ پوری کر کے راشٹرپتی بھون سے رخصت ہو گئے۔ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کو اپنے دور صدارت میں جن آزمائشوں سے گذرنا پڑا اس کی کوئی نظیر کسی دوسرے صدر کے دور میں نہیں ملتی۔ سیاسی عدم استحکام اور معلق پارلیمنٹ کے اس دور میں انہیں اپنی صدارت کے دوران تین وزراء اعظم کو حلف دلانا پڑا، اور اگر وہ کچھ دن اور راشٹرپتی بھون میں رہ پاتے تو شاید کسی چوتھے وزیر اعظم کو حلف دلانے کی سعادت بھی وہ حاصل کر لیتے، اسلئے کہ موجودہ حالات بتا رہے ہیں کہ مسٹر گجرال بھی بس چند دنوں کے ہی مہمان وزیر اعظم ہیں۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے اپنے دور صدارت میں روایات سے زیادہ دستور کے الفاظ کا احترام کیا اور یہی ان کا وہ امتیاز ہے جو انہیں دوسرے صدور پر حاصل ہے۔ سابق صدور یہاں تک کہ ملک کے سب سے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد بھی دستور کے ساتھ روایات کو جوڑنے سے گریز نہیں کرتے تھے، انہوں نے اپنے دور حکومت میں اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کی کابینہ کے متعدد فیصلوں کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ان کا ضمیر ان کی صحت پر مطمئن نہیں ہے۔ لیکن ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے سیاسی عدم استحکام کے اس دور میں بھی جب کہ ان کو ضمیر کا حوالہ دیکر من مرضی فیصلے کا موقع حاصل تھا ایسا نہیں کیا بلکہ دستور پر عمل کرتے ہوئے ہی فیصلے کئے۔ اس سے بڑھ کر دستور کے ساتھ ان کی وفاداری اور کیا ہوگی کہ ۱۹۹۶ء کے پارلیمانی انتخابات کے بعد جب معلق پارلیمنٹ وجود میں آئی تو انہوں نے بڑی پارٹی ہونے کے ناطے بی جے پی کو حکومت سازی کی دعوت دی حالانکہ وہ اپنی پوری زندگی بی جے پی کی فرقہ وارانہ سیاست کی مخالفت کرتے رہے تھے، لیکن چونکہ دستور کی یہی آواز تھی اس لئے انہوں نے بلا پس و پیش بی جے پی کے پارلیمانی لیڈر مسٹر اٹل بہاری باجپئی کو حکومت سازی کے لئے مدعو کر لیا۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما کی ایک خصوصیت یہ بھی رہی کہ انہوں نے کبھی کسی نکتہ چینی کی پرواہ نہیں کی وہ ایک صاف ستھرے کردار کے حامل ہیں اس لئے انہوں نے اپنے دور صدارت میں جو بھی فیصلہ کیا پورے اطمینان سے کیا اور کبھی انہوں نے اس پر کسی شرمندگی کا اظہار نہیں کیا۔

ڈاکٹر شرما کے تعلقات تمام ہی سیاسی پارٹیوں سے اچھے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے بی جے پی کو بھی تیرہ دنوں تک حکومت چلانے کا موقع دیا حالانکہ اس کے وزیر اعظم مسٹر باجپئی تیسرے دن ہی اپنے استعفیٰ کا اعلان کر چکے تھے کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنی اکثریت ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما ہمیشہ سیکولرزم کو ناقابل تنسیخ عقیدہ قرار دیتے رہے ہیں، انہوں نے اپنی الوداعی تقریر میں بھی صاف صاف کہا ہے کہ سیکولرزم ہماری قومیت کی روح ہے جس کا استحکام انتہائی ضروری ہے۔

بہر حال ڈاکٹر شنکر دیال شرما جو اپنی ذاتی خوبیوں اور ملکی خدمات کی وجہ سے انتہائی اہمیت کے حامل تھے، انتہائی باوقار طریقے سے اپنا پانچ سالہ

[illegible] ڈاکٹر شرما جیسے ... [illegible]

[illegible]

جواهر القرآن

سورۂ مائدہ — ۵

ترجمہ آیات ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹ — حضرت شیخ الہندؒ

- پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق بات دبا گئے تو دو گواہ اور کھڑے ہوں ان کی جگہ (ف) ان میں سے کہ جن کا حق دبا ہے جو سب سے زیادہ قریب ہوں میت کے، پھر قسم کھاویں اللہ کی کہ ہماری گواہی تحقیقی ہے پہلوں کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی نہیں تو ہم بے شک ظالم ہیں (ف)
- اس میں امید ہے کہ ادا کریں شہادت کو ٹھیک طرح پر اور ڈریں کہ الٹی پڑے گی قسم ہماری ان کی قسم کے بعد (ف) اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سن رکھو اور اللہ نہیں چلاتا سیدھی راہ پر نافرمانوں کو (ف)
- جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا (ف) وہ کہیں گے ہم کو خبر نہیں (ف) تو ہی ہے چھپی باتوں کو جاننے والا۔

فوائد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف) [illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

لالو پرساد یادو اور شرد یادو میں سے

جنتا دل کی تقسیم کا ذمہ دار کون؟

راشٹریہ جنتا دل بہت جلد قومی پارٹی کی حیثیت سے ابھریگا

لالو پرساد یادو

جنتا دل میں کوئی تقسیم نہیں ہوئی

لالو نے بہار کو قید خانے میں بند کر دیا ہے

شرد یادو

جب مسلم حکمرانوں نے ہندو عبادت گاہوں کی حفاظت کی

قومی یکجہتی اور ملکی اتحاد کے لئے اس گنگا جمنی تہذیب کا باقی رہنا ضروری ہے

[illegible]

جب بال ٹھاکرے نے اپنے چیلوں کو حکم دیا تھا

بمبئی جلنا ہی چاہئے

سری کرشنا کمیشن کے سامنے آخری گواہ یوراج گنیش موتے کا بیان

[illegible]

فردوس گم شدہ — باز

مشہور صحافی مسٹر ایم جے اکبر کی کتاب

اگر کوئی کمزور غیر محفوظ اور بے یار و مددگار شخص کو اذیت دیتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی کے پاکیزہ نام پر دھبہ نہیں لگاتا بلکہ وہ ایک بالکل غیر پٹھانی عمل کا بھی مجرم ہوتا ہے۔

لوک پال کے دائرہ کار کو

انڈین پریس کونسل کے چی

عالم اسلام

اسلام پسند لیڈر رہا کر دئے گئے

لیبیا کے خلاف پابندیاں

ترکی ایڈیٹروں کی رہائی جلد

صدر مبارک کے کارٹونوں کی رسوائی

پاکستان میں مسلکی تشدد کا سلسلہ جاری

...ف کی سعی ناکام

...ستان اپنے حصار میں کا ایک اہم باب

[illegible]

> دراصل یہ جناح صاحب تھے جنہوں نے استصواب رائے عامہ کے خیال کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ جب تک ہندوستان کی فوجیں ریاست میں ہیں وہاں ایمانداری کے ساتھ رائے شماری ہو ہی نہیں سکتی۔

[illegible]

...ر شاہی تک وسعت دی جائے

...ن جسٹس پی وی ساونت کا مطالبہ

[illegible]

مختصرات

مریض کو نیا عضو تناسل لگا کر کارگر بنایا

[illegible]

وہیل مچھلیوں کے تحفظ کے نئے ضابطوں کا اعلان

[illegible]

جنگی مجرم کو بیس سال کی سزا

[illegible]

معزول وزیر اعظم کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

[illegible]

طیارہ حادثہ کا شکار، ۸ لوگوں کی موت

[illegible]

تیس سال بعد چے گوارا کے باقیات واپس

[illegible]

اسلامیات — ۱

جنین ایک مکمل انسان ہے

برطانوی پارلیمان میں اسلامی نقطہ نظر کی صداقت کا اعتراف

استاد پھر استاد ہے

باب حرم چوم لینا

مہاراشٹر میں

بنگلہ زبان بولنے والوں پر شیوسینا کا قہر

بنگلہ بولنے والوں کو غیر ملکی درانداز قرار دیکر انہیں بنگلہ دیش کی سرحدوں میں دھکیلنے کی کوشش کی جا رہی ہے

مہاراشٹر میں [illegible]

[illegible]

قصہ کرسی کا

کھورانہ صاحب سنگھ کو وزیر اعلا نہیں رہنے دیں گے

[illegible]

بقیہ : انٹرویو لالو پرساد یادو (صفحہ ۲)

[illegible]

مجلس تحفظ ختم نبوت [illegible]

مجلس تحفظ ختم نبوت شاہدرہ کا قیام

کرپشن کے خلاف جہاد

جواہر القرآن

تلاش گم شدہ

تعاون کی اپیل

ہمیں جلنا ہی چاہئے

نوٹس محکمہ شرعیہ [illegible]

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی

دوسری اور آخری قسط

ریشمی رومال

مولانا عبیداللہ سندھی افغانستان پہنچنے کے بعد اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف ہو گئے تھے۔ انہوں نے وہاں ہندوستان کی آزاد عارضی حکومت قائم کی جسے افغانستان کی حکومت نے تسلیم کر کے اس سے معاہدہ کر لیا۔ دوسرے ملکوں میں بھی اس کی سفارتیں بھیجنے کا انتظام کیا گیا تاکہ وہ بھی اسے تسلیم کر کے اس کی اخلاقی و مادی مدد کریں۔ مولانا سندھی نے ان تمام حالات کو ایک رومال پر ریشم سے کاڑھ کر ایک معتمد شخص مسمی عبدالحق کے ہاتھ حضرت شیخ الہند کی تحریک کے ایک خاص رکن شیخ عبدالرحیم کو سندھ بھجوایا تاکہ وہ اسے خود یا کسی قابل اعتماد شخص کے ذریعے حجاز میں حضرت شیخ الہند کو پہنچا دیں لیکن وہ خط (رومال) شیخ عبدالرحیم تک پہنچنے کے بجائے عبدالحق کے مربی خان بہادر رب نواز خان (ملتان) کے ہاتھ میں پہنچ گیا جس نے اسے انگریز گورنر کی خدمت میں پیش کر دیا اور ملک و ملت کی آزادی اور اپنی قوم پر انگریز کی خوشنودی کو ترجیح دی۔

شیخ الہند کی گرفتاری

اس رومال کا حکومت کے ہاتھ لگنا تھا کہ ہندوستان بھر میں گرفتاریوں اور قید و بند اور تحقیق و تفتیش کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو تاریخ میں "سازش ریشمی خطوط" یعنی ریشمی رومال کی تحریک کے نام سے موسوم ہے۔ اب حکومت کو اپنی اس کوتاہی کا احساس ہوا کہ اس نے مولانا محمود حسن کو گرفتار نہ کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ لیکن حجاز میں شریف مکہ کی بغاوت کی کامیابی کے بعد انگریزوں کو اطمینان تو ضرور تھا کہ آپ اب بھی اس کی دسترس سے باہر نہیں ہیں۔ غالب پاشا کی اطاعت سے ترکی حکومت بے دخل ہو گئی تھی۔ اس کے بعد غالب پاشا کی تحریر برطانوی حکومت کے علم میں آئی اور اسے پکڑ لینے کی انتہائی کوشش کے باوجود اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو حکومت حواس باختہ ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ حضرت شیخ الہند کو بہر صورت گرفتار کر لیا جانا چاہئے اس کے بغیر حالات پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ چنانچہ شریف حسین کو حکم بھیجا کہ آپ کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دے۔ شریف نے نہایت فرمانبرداری کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی اور صفر ۱۳۳۵ھ میں آپ کو اور آپ کے رفقاء مولانا حسین احمد مدنی، مولانا حکیم نصرت حسین اور مولانا وحید احمد کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔

اسارت مالٹا

فروری ۱۹۱۷ء میں آپ کو جزیرہ مالٹا پہنچا دیا گیا۔ اس زمانے میں آپ نے بڑے مصائب برداشت کئے۔ تکلیفیں اٹھائیں۔ مستقل بواسیر میں مبتلا رہے جو بالآخر مرض الموت کا سبب بنے لیکن آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہ پیدا ہوئی۔ مارچ ۱۹۲۰ء میں آپ کی رہائی کا حکم ہوا اور بالآخر تین سال سات مہینے کی قید و بند کے بعد ۸ جون ۱۹۲۰ء کو بمبئی پہنچ کر رہائی پائی۔

ہندوستان واپسی اور مرض الموت

جون ۱۹۲۰ء میں حضرت شیخ الہند ہندوستان تشریف لائے۔ اگرچہ آپ کی صحت گر چکی تھی لیکن مشاغل کی کثرت آپ کو چین نہ لینے دیتی تھی۔ مولانا سید محمد میاں نے آپ کے اور آخری ایام کا نقشہ نہایت موثر الفاظ میں کھینچا ہے۔ لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ الہند ہندوستان تشریف لائے تو مرض الموت کا آغاز تھا۔ آپ کو ضیق النفس کا قدیم سے عارضہ تھا۔ کثرت بول کی شکایت بھی پرانی تھی۔ جب مالٹا کا سرد موسم اور حریم میں حضرت والا کی شب بیداری اور ریاضت اور عملی نظام، پیرانہ سالی اور پھر ترکوں کی شکست اور اپنی جدوجہد کی ناکامی کا صدمہ۔ ان تمام اسباب کی بنا پر گویا مرض الموت کا سلسلہ مالٹا ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً تین ماہ تک راستے کی مشقت اور ہندوستان پہنچنے کے بعد خلافت کا ہجوم، تحریک کی ترقی، مشاغل کی کثرت وغیرہ یہ سب چیزیں اضافہ مرض کا سبب تھیں۔ یہیں انتہا یہ کہ آپ کا وقت ہو چکا مگر در حقیقت اس شیخ طریقت اور شیخ سیاست کی ہمت و استقلال ہر ایک مسلمان بلکہ ہر ایک انسان کے لئے سبق آموز ہے کہ جب تک دم واپسیں کا مرحلہ نہیں آیا چلنا پھرنا تو درکنار بیٹھنا بھی ممکن نہیں مگر اس حالت میں تحریک کی نوبت جاری ہے۔ اجلاسوں کی شرکت کے لئے سفر ہو رہا ہے، صدارت فرمائی جا رہی ہے۔ خطبے لکھے جا رہے ہیں۔ حتی کہ بستر مرگ پر ایک منٹ خالی نہ گزرے۔"

جامعہ ملیہ کا افتتاح

اکتوبر ۱۹۲۰ء کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے لئے علی گڑھ اس حالت میں تشریف لے گئے کہ اٹھا کر جلسہ گاہ تک پہنچائے گئے تھے۔ چند سطریں خود بھی خطاب کرنا مشکل تھا۔ خطبہ صدارت تھا لیکن علامہ شبیر احمد عثمانی نے پڑھ کر سنایا تھا۔

ایک تاریخی خطاب

اس خطبے کا ایک ایک لفظ آپ کی سیاسی بصیرت، دور اندیشی اور ملی درد مندی، سوز دل اور وسعت حوصلہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ کے یہ تاریخی الفاظ اسی خطبے کے ہیں:

"میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت و نقاہت کی حالت میں آپ کی دعوت پر اس لئے لبیک کہا کہ میں اپنی ایک گمشدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔ بہت سے نیک بندے ہیں جن کے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر اللہ کی روشنی جھلک رہی ہے لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدارا جلد اٹھو اور اس امت مرحومہ کو کفار کے نرغے سے بچاؤ تو ان کے دلوں پر خوف و ہراس طاری ہو جاتا ہے، خدا کا نہیں بلکہ چند ناپاک ہستیوں کا اور ان کے سامان حرب و ضرب کا۔"

دل سوز ملت

ملت اسلامیہ ہندیہ کی تاریخ میں حضرت شیخ الہند کے یہ الفاظ سونے کے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"اے نونہالان وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غمخوار جس میں میری ہڈیاں پگھلی جا رہی ہیں، مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور اسکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور میرے چند مخلص احباب نے ایک قدم علی گڑھ کی طرف بڑھایا اور اس طرح ہم نے دو تاریخی مقاموں دیوبند اور علی گڑھ کا رشتہ جوڑا۔"

حضرت شیخ الہند کی فراست

وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کا دوسرا اجلاس حضرت شیخ الہند کی صدارت میں ہوا تھا۔ اس اجلاس کا سب سے اہم مسئلہ انتخاب امیر الہند کا تھا۔ آپ اس کے لئے مضطرب تھے کہ امیر کا انتخاب اسی موقع پر کر لیا جائے۔ مولانا عبدالصمد رحمانی صاحب لکھتے ہیں:

"وہ لوگ جو اس میں شریک تھے، جانتے ہیں کہ اس وقت حضرت شیخ الہند اپنی حیات کے بالکل آخری دور سے گزر رہے تھے۔ نقل و حرکت کی بالکل طاقت نہ تھی لیکن باوجود اس کے آپ کو اصرار تھا کہ اس تاریخی اجتماع میں جب کہ تمام اسلامی ہند کے نمائندے اور علماء ملت جمع ہیں، امیر الہند کا انتخاب کر لیا جائے اور میری چارپائی کو اٹھا کر جلسہ گاہ میں لے جایا جائے۔ پہلا شخص میں ہوں گا جو اس امیر کے ہاتھ پر بیعت کرے گا مگر نزاکت حال کو دیکھ کر طبیب (ڈاکٹر انصاری) اور خدام خصوصیت سے اس وقت اس پر مصر ہوئے کہ حضرت شیخ الہند کو اس وقت تکلیف نہ دی جائے اور اس مسئلہ کو حضرت شیخ الہند کی صحت پر ملتوی کر دیا جائے تاکہ پورے اطمینان اور انشراح صدر کے ساتھ اس کو عمل میں لایا جائے۔"

اس وقت حضرت شیخ الہند کے اضطراب کے حقیقی سبب کو کوئی شخص نہیں سمجھ سکا لیکن اس وقت انتخاب امیر کے التواء و تعویق سے جو الجھنیں اور رکاوٹیں اس سلسلے میں پیدا ہو گئیں اس سے حضرت شیخ الہند کے اضطراب و بے چینی کے حقیقی سبب کو سمجھا جا سکتا ہے۔ آپ کی فراست اور ایمانی بصیرت اس حقیقت کو دیکھ رہی تھی کہ جس آسانی کے ساتھ اس وقت یہ مسئلہ بلا کسی اختلاف کے طے پا سکتا تھا بعد میں ممکن نہ ہوگا۔ آپ جانتے تھے کہ یہ مسئلہ قواعد و ضوابط کا پابند نہیں بلکہ اقدام کا متقاضی ہے۔ بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ حضرت شیخ الہند کی یہ بے چینی درست تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد خود ارباب دیوبند دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک مخصوص طبقہ حالات و واقعات اور اپنی انا کی تسکین میں نظر کو دور کر کے علمائے فرنگی محل جو ملی معاملات میں دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند سے نہ صرف قریب بلکہ ان کی تحریک میں شریک رہے تھے، اپنی مخصوص جماعت کے نقطۂ نظر سے سوچنے لگے اور علمائے بدایوں جو دیوبند کے مقابلے میں فرنگی محل سے زیادہ قریب رہے تھے وہ نظم جماعت اور امارت شرعیہ کے ایک ایسے نظام شیخ الاسلام کے بارے میں سوچنے لگے جس میں مرکزیت اور عمومیت بھی حاصل ہو۔ غرضیکہ حضرت شیخ الہند کے انتقال سے ہندوستان کی اسلامی قوتیں فرداً فرداً منتشر ہو گئیں اور نظم جماعت کے اسلامی تصور کی حقیقت افتراق و اختلاف میں گم ہو گئی۔

وفات حسرت آیات

دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کا دوسرا سالانہ جلسہ جو آپ کی صدارت میں ہوا تھا اس میں بقول مولانا سید محمد میاں صاحب اس حالت میں شرکت فرمائی تھی:

"بیماری اور نقاہت کی وجہ سے شیخ پر تھوڑی دیر بیٹھنا بھی دشوار تھا۔ خطبہ صدارت لکھا ہوا تھا جس کو دوسرے نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اسی زمانے میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا سنگ بنیاد آپ کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا۔"

ابھی دہلی ہی میں اپنے عزیز ڈاکٹر مختار احمد انصاری کے مکان پر مقیم اور انہیں کے زیر علاج تھے کہ پیام اجل آپہنچا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء کو آپ اس جہان فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی ہوئے اور مسلمان اس دانائے عظیم، مفکر جلیل کے وجود گرامی اور اس کی رہنمائی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

اعتراف عظمت

حضرت شیخ الہند کے سیاسی مرتبے اور آپ کی سیاسی بصیرت اور خدمت کا اعتراف ملک اور بیرون ملک کے اکابر نے کیا ہے۔ ان تمام اعترافات کا احاطہ تو ممکن نہیں صرف چند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

امیر امان اللہ خان نے افغانستان کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"محمود حسن ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی ہم بہت دور تک دیکھ سکتے ہیں۔"

غازی پاشا نے انقرہ میں آپ سے ملاقات اور گفتگو کے بعد کہا تھا:

"اس مختصر سی ہڈیوں میں کس قدر دین اور سیاست بھری ہوئی ہے اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔"

برطانوی حکومت کے ایک نمائندہ [illegible] گورنر یوپی نے کہا تھا:

"اگر محمود حسن کو جلا کر راکھ بھی کر دیا جائے تو اس کی راکھ بھی [illegible]"

R.N.I NO.- 38985/82
Postal Registration No-DL-11052/97

نویں صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کا پانچ سالہ دور

کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

[illegible]

امیر الہند مدظلہ کے دورۂ انگلینڈ کا پروگرام

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا دورۂ میرٹھ

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

طابع و ناشر : [illegible]
مدیر : [illegible]
مکتبہ : [illegible]
مقام اشاعت : مدنی ہال
بہادر شاہ ظفر مارگ
نئی دہلی
مطبوعہ : [illegible]